بیس رکعت نماز تراویح جمہور اہل اسلام کے ہاں سنت مؤکدہ ہے

مولانا محمد عبیداللہ ساجد
مدرسہ احیاء السنۃ سرگودھا

نماز تراویح جمہور اہل اسلام کے ہاں سنت مؤکدہ ہے۔ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ''تو جان لے کہ بلاشبہ نماز تراویح باتفاق علماء سنت ہے''۔ (کتاب الاذکار، ص:۸۳)۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ''تراویح بیس رکعت ہیں اور اس کی کیفیت مشہور ہے اور یہ سنت مؤکدہ ہے''۔ الخ (احیاء العلوم:۱/ ۱۶۷)۔

امام موفق الدین ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ: ماہ رمضان میں تراویح بیس رکعت ہیں اور سنت مؤکدہ ہیں''۔ (مغنی:۱/۸۰۲)۔

امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: نماز تراویح مساجد مسلمین میں سنت مسنونہ (یعنی مؤکدہ) ہے۔ (مستدرک:۱/۴۴۰)۔

ابن رشد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حضرت امام مالک رحمہ اللہ علیہ کے ایک قول میں (دوسرا قول چھتیس کا ہے) اور امام ابوحنیفہ اور امام شافعی اور امام احمد اور امام داؤد (الظاہری) رحمہم اللہ تعالیٰ کے نزدیک بیس رکعت تراویح ہیں۔ (بدایۃ المجتہد:۱/۲۰۲)۔

علامہ شامی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ تراویح سنت مؤکدہ ہیں، کیونکہ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم اجمعین کا اس پر اجماع ہوگیا ہے، اور یہ عشاء کی نماز کے بعد ہیں اور بیس رکعت ہیں۔ (شامی:۱/۵۱۱)۔

جامع الرموز: ۱/۹۵، میں ہے کہ نماز تراویح مردوں اور عورتوں سب پر سنت مؤکدہ ہے اور اس پر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین اور بعد کے حضرات کا اجماع ہے، اس کا منکر گمراہ ہے۔

حضرت امام ترمذی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکثر اہل علم کا عمل اس پر ہے، جو حضرت علی اور حضرت عمرو غیرہما رضی اللہ عنہم، اصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ نماز تراویح بیس رکعت ہیں۔ امام سفیان ثوری، ابن مبارک، امام شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ کا یہی قول ہے۔ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اس پر ہم

نے مکہ مکرمہ میں لوگوں کو پایا کہ وہ بیس تراویح ہی پڑھتے ہیں۔ (ترمذی:۱/۹۹)۔ آج بھی مسجد حرام اور مسجد نبوی میں بیس رکعت پڑھی جاتی ہیں۔ السنن الکبریٰ:۲/۴۹۶، میں صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے (آخری) دور میں بیس رکعت تراویح تھی۔ امام بیہقی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اسنادہ صحیح، امام نووی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ: اسنادہ صحیح (شرح مہذب:۲/۳۲)، علامہ عراقی رحمۃ اللہ علیہ، استاد حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ اسنادہ صحیح (تعلیق الحسن:۲/۵۴)۔

الغرض حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے آخری دور سے مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک تمام ارباب مذاہب بیس رکعت تراویح ہی پڑھتے پڑھاتے رہے ہیں، اب کچھ عرصہ ہوا غیر مقلدین کے مجتہد مولانا مولوی محمد حسین بٹالوی رحمہ اللہ نے تراویح کے آٹھ ہونے کا شوشہ چھوڑا ہے اور بیس کو بدعت کہا ہے، جن کا ان کے ہم مسلک مولانا غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ تراویح میں خوب خوب رد کیا ہے، جو مطبوعہ اور قابل دید ہے۔

اور ان لوگوں نے بخاری شریف کی جن روایات سے استدلال کیا ہے، وہ استدلال غلط ہے، کیونکہ اس میں رمضان اور غیر رمضان کے لفظ موجود ہیں اور غیر رمضان میں تراویح نہیں ہوگی، اس سے نماز تہجد مراد ہے، چنانچہ شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ "**آں روایت محمول بر نماز تهجد است که در رمضان وغیره رمضان یکساں بود، غالباً تعداد یازده رکعت مع الوتر میر سد، آه**". (فتاویٰ عزیزی:۱/۱۹۹)۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ جیسا اوپر بیان ہو چکا ہے (اور مؤطا امام مالک کی سند بھی صحیح ہے) بیس رکعت تراویح ثابت ہیں۔ غیر مقلدین کا یہ ڈرامہ وتیرہ اور عادت ہے وہ عوام کو مغالطہ دینے اور خشک رعب ڈالنے کے لئے انعامی کا اشتہار دیا کرتے ہیں، مگر کوئی سمجھ دار ان کے پھندے میں نہیں آتا۔ ☆......☆

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے زیر اہتمام

دورۂ فلکیات

ماہر فلکیات جناب سید شبیر کاکا خیل صاحب پڑھائیں گے۔

تاریخ: ۶ تا ۱۶ شعبان المعظم ۱۴۲۹ھ، بمطابق ۹......اگست تا ۱۹......اگست ۲۰۰۸ء بروز ہفتہ تا منگل

بمقام: جامعہ مفتاح العلوم چوک سیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

درجہ رابعہ تا دورۂ حدیث کے طلبہ شرکت کر سکتے ہیں، قیام وطعام کا انتظام مدرسہ کی طرف سے ہوگا۔

برائے رابطہ: مفتی محمد طاہر مسعود صاحب، مہتمم جامعہ مفتاح العلوم سرگودھا، ورکن مجلس عاملہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان، فون: 0300-9600464